جلد ۲۶ | ۴ جمادی الاوّل ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۰

مُسلمانوں کے لئے خلیفہ کا انتخاب اور غیر مُسلم حکومتیں

کچھ عرصہ سے اس قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں۔ کہ حکومتِ برطانیہ۔ اور فرانس اس کوشش میں ہیں۔ کہ شاہ مصر کو "خلیفۂ اسلام" کی مسند پر متمکن کر کے ان کے ذریعہ اسلامی ممالک میں اپنے اثر و رسُوخ میں اضافہ کریں۔ اگرچہ اخبارات میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ شاہ مصر نے اس قسم کی تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تاہم کسی نہ کسی رنگ میں اس کا تذکرہ آتا ہی رہتا ہے۔ چنانچہ حال میں ایک رکن نے برطانوی پارلیمنٹ میں یہ سوال دریافت کیا۔ کہ برطانیہ کی مسلمانوں کے ساتھ قدیم دوستی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا برطانوی حکومت مسئلہ خلافت کے متعلق یعنی نئے خلیفہ کے انتخاب میں مسلمانوں کی کوئی مدد کر سکیگی؟

اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ خلافت کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کا تعلق دُنیائے اسلام سے ہے۔ اور اس میں ہز میجسٹی کی حکومت دخل دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن قابلِ غور امر یہ ہے۔ کہ جب کسی ملک کے مسلمانوں کے سامنے کسی کو خلیفہ بنانے کا کوئی سوال ہی پیش نہیں۔ تو برطانیہ میں اسے اس قدر اہمیت کیوں اور کس بناء پر دی جا رہی ہے۔ کہ اخبارات میں مختلف پیراؤں میں اس کا ذکر کرنے کے علاوہ پارلیمنٹ میں بھی سوال و جواب کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

ان حالات میں مسلمان یہ سمجھنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ نام نہاد خلافت کا ڈھانچہ اس لئے کھڑا کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مذہب کو بین الاقوامی سیاست کا آلۂ کار بنایا جائے۔ اور اس کے لئے مصر کی طرف نگاہیں اُٹھ رہی۔ اور وہاں کے علماء کی امداد سے کامیابی کی توقع کی جا رہی ہے۔

اگرچہ پارلیمنٹ میں یہ جواب دے دیا گیا ہے۔ کہ حکومتِ برطانیہ خلافت کے مسئلہ میں کوئی دخل نہ دے گی۔ لیکن اس کے بعد کی پیرس کی ایک خبر جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں مذکور ہے۔ کہ حکومتِ فرانس اور حکومتِ برطانیہ کے مستعمراتی افسر دُنیائے اسلام کے لئے جدید خلیفہ مقرر کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں خلافت کے مدعیوں میں شاہ فاروق مصر بھی شامل ہیں۔ شاہ مصر موسم خزاں میں پیرس جائیں گے۔ اور اگر حکومت فرانس نے اپنی اخلاقی امداد سے دریغ نہ کیا تو وُہ کچھ عرصہ بعد شام کی بھی سیاحت کریں گے۔ اور اگر صورتِ حالات نے موافقت کی۔ تو شاہِ مصر اس دورہ کو فلسطین تک وسعت دے سکیں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ شاہِ فاروق کی ہمشیر کی شادی ولی عہد ایران سے ہو رہی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ یہ امر بھی شاہِ مصر کے خلیفہ بننے میں بڑی مدد دے گا۔

برطانیہ کے مستعمراتی افسر اس سلسلہ میں بڑی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر شاہِ مصر دُنیائے اسلام کے خلیفہ تسلیم ہو گئے۔ تو دُنیائے عرب میں برطانیہ کا اثر و رسُوخ بے حد بڑھ جائے گا۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ خلافت کے سلسلہ میں شاہِ مصر کا سب سے بڑا رقیب امیر عبداللہ فرمانروائے شرق اردن ہیں۔ جو مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کے اثر و رسُوخ کے بڑھ جانے کے زیادہ طرفدار نہیں ہیں۔ نیز سلطان ابن سعود بھی شاہ مصر کو خلافت کی مسند پر بٹھانے کے حق میں نہیں ہیں۔

اس قسم کی خبروں کا بار بار پھیلائے جانا بتاتا ہے۔ کہ یہ بے بنیاد نہیں۔ لیکن اگر حکومت برطانیہ نے باوجود انکار کے کسی نہ کسی رنگ میں اس معاملہ میں حصہ لیا۔ تو بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اس کا کوئی اثر و رسُوخ پیدا ہو۔ سخت بے دلی پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ خلافت خالص اسلامی مسئلہ ہے۔ جو کسی قسم کے جوڑ توڑ سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی تائید۔ اور نصرت سے سرانجام کو پہونچتا ہے۔ اس میں غیر مسلم حکومتوں کی مداخلت قطعاً ناقابلِ برداشت سمجھی جائے گی۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ نام نہاد خلیفہ کا جو تلخ تجربہ مسلمانوں کو ہو چکا ہے۔ وُہ ابھی تک انہیں بھولا نہیں۔ اور اب وُہ اس کا نام تک لینے کے لئے بھی تیار نہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبان کو سنبھال کر رکھو

"تقوےٰ کے بہت سے شعبے ہیں۔ جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقوےٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقوےٰ کو دور کرکے ایک بات کہتا ہے۔ اور دل میں خوش ہو جاتا ہے۔ کہ میں نے یوں کہا۔ اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے۔ کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا۔ کہ فلاں تھال لانا۔ جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب صرف اس سے یہ تھا۔ کہ تو اس امر کا اظہار کرے۔ کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اسی لئے خدا نے تعلیم دی ہے۔ کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ اور بے معنی بے ہودہ بے موقعہ غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے"۔ (ملفوظات احمد صفحہ ۲۲۲)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق قادیان کے محلہ جات میں جلسے ہوئے ہیں۔ ۳۰ جون کو محلہ ناصر آباد میں اور یکم جولائی کو محلہ دارالبرکات اور محلہ دارالرحمت میں جلسے ہوئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت کا ایک وفد جو اکیس ممبروں پر مشتمل تھا۔ ۳۰ جون کو موضع پیروشاہ گیا۔ جہاں ایک جلسہ میں سات ممبروں نے تبلیغی تقریریں کیں۔ اور رات کے ۱۲ بجے وفد واپس قادیان آگیا۔

قاضیوں کے متعلق ضروری اعلان

پرچہ اخبار الفضل مورخہ ۲ جون ۱۹۳۸ء میں جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب کردہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منظور فرمودہ قاضیوں کے نام شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ مزید ہدایت شائع کی جاتی ہے۔ کہ حسب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ان احباب کے سپرد جو قاضی مقرر ہوئے ہیں۔ یا آئندہ مقرر ہوں۔ ان کے حلقہ قضا میں کوئی انتظامی عہدہ جماعت کا نہ کیا جائے۔ نیز کوئی مقررہ قاضی سوائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ یا دارالقضاء مرکزی کے فیصلہ کے قاضی کے عہدہ سے معزول نہیں ہو سکے گا۔

ناظر امور عامہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت احمدیہ رائچور کی غیر معمولی سبقت

جماعت ہائے احمدیہ کے ذمہ ان کے بجٹ کو ملحوظ رکھ کر ایک ماہ کی آمد کے برابر مرکز سے خلافت جوبلی فنڈ کے لئے رقوم مقرر کی گئی ہیں۔ اسی نسبت سے جماعت احمدیہ رائچور دکن کے ذمہ اس کے بجٹ کی رو سے ایک ماہ کی آمد کے برابر ۳۲۵ روپے کی رقم مقرر کی گئی تھی۔ مگر اس جماعت نے ۸۷۰ روپے کے وعدوں کی فہرست بھیجی ہے۔ جو دو چند سے بھی زیادہ ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ رائچور نے جوبلی فنڈ کے چندہ کے متعلق جس غیر معمولی ایثار کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ نہائت ہی قابل قدر اور قابل رشک ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس جماعت کی اس قربانی کو شرف قبولیت عطا فرما کر اپنے غیر معمولی انعامات کا وارث بنائے۔

دوسری جماعتیں بھی بہتر سے بہتر مثال قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ جماعتیں جب تک خاص اخلاص اور ایثار سے کام نہ لیں گی۔ اتنی گراں قدر رقم کا فراہم کرنا آسان نہیں۔ ناظر بیت المال

احمدیہ ٹورنامنٹ کا نواں دن

یکم جولائی۔ آج صبح ۶ بجے احمدیہ سپورٹس کلب اور یونین کلب کے مابین کبڈی کا میچ ہوا۔ دونوں طرف نہائت عمدہ کھلاڑی تھے۔ اور ایک گھنٹہ کی کھیل میں فریقین برابر رہے۔ اس لئے اس میچ کو آئندہ کے لئے ملتوی کرنا پڑا۔ اسپورٹس کی طرف سے مسٹر شریف احمد باجوہ بی۔ اے نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ یونین کی طرف سے عابد علی اور عطاء اللہ نے حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد والی بال کا میچ ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ اور سپورٹس کلب مدمقابل تھے۔ پہلی دو گیموں میں فریقین نے ایک ایک جیتی۔ لیکن تیسری کھیل میں جامعہ احمدیہ کامیاب رہا۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے محمد سعید بہترین کھلاڑی ثابت ہوئے۔ اور سپورٹس کی طرف سے عبدالرحمن صدیقی

عصر کے بعد گیند پھینکنے میں مقابلہ ہوا۔ جملہ اداروں کے نمائندوں میں سے یوسف علی اور عبداللہ فریدی (ممبران یونین) اول و دوم رہے۔

مابعد ہاکی کا فائنل میچ ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب نے جامعہ احمدیہ کو پانچ

علمی سوالات کے جوابات

کتابتِ الٰہی کیا ہوتی ہے؟

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

ایک بات یہ دریافت کی گئی ہے۔ کہ کتابت الٰہی کیا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتابت انسان کی کتابت کی طرح نہیں۔ اور نہ ہی کاتب انسان کی طرح خدا تعالیٰ کو کاتب کی صفت سے متصف قرار دینا مناسب ہے۔ ہاں جن معنوں میں قرآن کریم میں کتاب اور کتابت کا فعل خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ملتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک بطور نمونہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ بطور قانونِ شریعت کسی امر کو فریضہ کے طور پر مقرر فرمانا۔ جیسے کتب علیکم الصیام یعنی روزہ کو تم پر لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی قانون شریعت کے طور پر تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ انہی معنوں میں کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت کی آیت میں کُتب کا لفظ استعمال کیا گیا:۔

۲۔ سنت مستمرہ کی مطابقت میں کسی عمل کی تاکید کے اظہار کے لئے جیسے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی کافروں کی جماعت کے مقابل میرا اور میرے رسولوں کا غالب رہنا یہ ایک ضروری اور اٹل نوشتہ ہے۔ جو ہو کر رہنے والا ہے:۔

۳۔ قضاء و قدر کا بہترین۔ اور مفید نتیجہ کے لحاظ سے قرار پانا قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا۔ یعنی مصیبت کے لحاظ سے بھی قضاء و قدر سے ہم مومنوں کو صرف وہی چیز پہنچیگی۔ جسے ہمارے فائدہ کے لئے خدا نے لکھا۔ اور قرار دیا۔ آیت مذکورہ میں لنا کا لام افادہ کے معنوں میں ہے۔ یعنی جو کچھ ہمیں مصیبت بھی پہنچے گی۔ وہ احدی الحسنیین کے ارشاد کی مطابقت میں ایک گونہ مفید ہونے سے نعمت ہی ہوگی۔ کیونکہ مومن کی مصیبت آیت اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون کے ماتحت علاوہ کفارۂ ذنوب اللہ تعالیٰ کی صلوات اور رحمت اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لئے لنا کہا۔ علینا نہیں کہا۔ یعنی وہ ہمارے لئے مآل اور نتیجہ کے لحاظ سے مفید۔ اور بابرکت ہے۔ وبال اور نقمت نہیں۔

۴۔ کسی امر کے معیار حقیقت کے اظہار کے لئے۔ جیسے فرمایا اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ یعنی ایسا ایمان جو دلوں میں قائم ہونے سے روح القدس کی تائیدات سے مؤید بناتا ہے۔ ایسے ایمان کو خدا نے ان مومنوں کے دلوں میں جن کے صفات اور کاموں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ لکھ دیا ہے۔ یعنی یہ معیار ایمان ان میں بھی پایا جاتا ہے:۔

۵۔ قبل از ظہور واقعات و پیشگوئی کے طور پر اطلاع دینے کے لئے۔ چنانچہ فرمایا۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرءھا ان ذالک علی اللہ یسیر یعنی کوئی مصیبت خواہ ملک میں جنگ وغیرہ کی صورت میں رونما ہو۔ خواہ تمہارے نفسوں میں شہید ہونے یا کافروں اور مشرکوں کے طعن و تشنیع۔ اور گالیاں سننے سے۔ جیسے کہ فرمایا یقتلون ویقتلون یعنے جنگوں میں مومن کافروں کو قتل کریں گے بھی۔ اور قتل کئے جائیں گے بھی اور فرمایا۔ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذیً کثیراً۔ یعنی پہلے اہل کتاب یعنی یہود۔ اور مشرکوں سے تم بہت سی باتیں سنوگے جس سے تمہیں بہت کچھ تکلیف پہونچے گی۔ اور ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع الخ کے رُو سے وہ مصائب بھی جو قضا و قدر کی طرف سے بطور آزمائش۔ اور ترقیٔ مدارج اور اصلاح نفس اور اظہارِ ثبات و استقامت کی غرض سے پیش آتے ہیں۔ وہ بھی ظاہر ہونگے۔ اور چونکہ علم غیب۔ جو زمانہ مستقبل کے حوادث کے ساتھ تعلق رکھتا ہے انسان کی عقل و فہم سے بالا تر ہے اور خدا کے لئے آسان۔ اس لئے پیشگوئی کے لحاظ سے قبل از ظہور امور کے متعلق فرمایا۔ ان ذالک علی اللہ یسیر۔ یعنی اگرچہ تمہارے لئے آنے والے غیبی واقعات اور حوادث کا معلوم کرنا محالات سے ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے بہت ہی آسان ہے:

۶۔ کتاب کو علم کے معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وقال الذین اوتوا العلم والایمان لقد لبثتم فی کتاب اللہ الیٰ یوم البعث ای فی علمہ یعنی علم اور ایمان والے کافروں سے کہیں گے۔ تم اللہ کے علم میں جو برزخی مدت کے قیام کے متعلق اسی سے مخصوص ہے۔ روز بعث تک ٹھہرے رہے ہو:۔

۷۔ کتاب کے معنے قانون حدبست کے بھی ہیں۔ جیسے فرمایا۔ ولکل اجل کتاب۔ یعنی ہر میعاد کے لئے قانون حدبست ہے:۔

۸۔ کتاب کے معنے قانونِ قدرت بھی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قانون قدرت میں جو مہینوں کی گنتی مقرر کی گئی ہے وہ صرف بارہ ہے:۔

۹۔ کتاب کے معنے علم محیط کل کے بھی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ یعنی وہ سب اشیاء جن کا ذکر آیت میں کیا گیا۔ ان میں سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں جو محیطِ کل۔ اور ہر ایک چیز کے ظہور اور انکشاف کا باعث ہے نہ پائی جاتی ہو:۔

۱۰۔ کسی چیز کو کسی امر کا مستحق قرار دینے کے معنوں میں جیسے فرمایا۔ فلا کفران لسعیہ وانا لہ کاتبون یعنی مومن انسان کی سعی اور کوشش کا کفران۔ اور ناقدری نہیں کی جائیگی۔ اور ہم اپنے قانونِ جزا کے مطابق اس کی سعی کو مستحق جزا قرار دے کر اسے اجر دینے والے ہیں:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر

کلکتہ کے ایک مشہور تاجر ایس۔ اے۔ بی بخشی صاحب ہیں۔ وہ ہر سال ایک ڈائری چھاپکر شائع کرتے ہیں جس میں ان کی فروختنی اشیاء کے علاوہ کچھ مفید معلومات بھی درج کئے جاتے ہیں۔ سال رواں کی ڈائری کے صفحہ ۱۸۰ پر انہوں نے لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو اسی سال تھی خوب۔ مگر اناجیل اربعہ سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی عمر کل ۳۳ سال تھی۔ اسکے بعد کے کچھ حالات نہیں لکھے۔ کیا بخشی صاحب اور ان کے ہم خیال اس امر پر کچھ روشنی ڈالیں گے کہ حضرت عیسیٰ باقی ۱۴۷ سال کہاں کہاں رہے اور کیا کام کیا۔ اور آخر کہاں فوت ہوئے۔ اور کس جگہ دفن کئے گئے:۔

"صادق"

پچیس سال گذشتہ کا ایک واقعہ

تبلیغ احمدیت کی لگن کی ایک مثال

خان صاحب نعمت اللہ خانصاحب برج انسپکٹر کوٹری (سندھ) نے میرے یہ دریافت کرنے پر کہ ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی کس طرح توفیق ملی۔ اپنے شروع زمانہ سے قبولیت احمدیت کے متعلق جو حالات بیان فرمائے وہ میں انہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں جس سے پڑھنے والے پر اول یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے قائم کردہ سلسلہ میں نیک فطرت رکھنے والوں کو کس طرح شامل ہونے کی توفیق بخشتا ہے۔ دوم یہ کہ مخلصین سلسلہ احمدیہ کو کس قدر تڑپ ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ مشن کی اہل دنیا کو کسی نہ کسی طرح خبر پہنچا دی جائے۔ سوم یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی پاک زندگی کیسی بے داغ ہوتی ہے۔ اب میں ذیل میں خانصاحب کا بیان انہی کے الفاظ میں لکھتا ہوں

میں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد میں حاصل کی۔ بچپن سے مجھ کو دین کی طرف رغبت تھی۔ چنانچہ ساتویں آٹھویں جماعت سے میں نمازوں کا پابند تھا۔ جس کا زیادہ تر یہ بھی باعث تھا۔ کہ میرے ساتھ فرقہ اہلحدیث سے تعلق رکھنے والے طلباء کا تعلق تھا۔ وہ باقاعدہ نمازیں ادا کرتے تھے۔ اس لئے میں بھی اس کی پابندی سے ان کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ تہجد کا بھی میں عادی ہو گیا۔ لیکن غالباً دسویں جماعت میں جب میں پڑھتا تھا۔ اس وقت مجھ کو ایک ابتلاء پیش آیا۔ جس سے میری طبیعت بجائے شوق کے نمازوں سے متنفر ہو گئی۔ وہ یہ کہ وزیر آباد میں ایک مشہور مولوی اہلحدیث ہوا کرتے تھے۔ جنہوں نے کوشش کر کے پبلک لائبریری کے لئے پانچ چھ ہزار روپیہ اکٹھا کر کے لائبریری کھولدی۔ مگر کچھ مدت کے بعد مولوی صاحب نے وصیت کی۔ اور اس پبلک لائبریری کو اپنی ذاتی ملکیت ظاہر کیا چنانچہ مولوی صاحب کے انتقال کے بعد ان کی اولاد نے لائبریری کی کتب کوڑیوں کے مول فروخت کردیں۔ مولوی صاحب کے اس فعل سے کہ انہوں نے صریحاً پبلک کی چیز کو وصیت میں اپنی ذاتی ملکیت قرار دیا۔ میری طبیعت پر اس قدر بد اثر ہوا۔ کہ میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب نمازی تھے۔ اور قرآن مجید سے تو یہ ظاہر ہے۔ کہ نمازوں سے بدیاں دور ہوتی ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے باوجود تمام عمر نماز کی پابندی اور قرآن مجید پڑھنے کے ایسے شنیع فعل کا ارتکاب کیا لہذا میرا دل نماز پڑھنے سے رک گیا۔ بلکہ میں پھر تمام مذاہب کو دنیاوی سوسائٹیوں سے زیادہ وقعت نہیں دیتا تھا۔

بایں ہمہ میرے دل میں حقیقت کی اندر ہی اندر تلاش ضرور تھی۔ اس کے بعد میں ملازم ہو گیا۔ میرے والد بزرگوار شیخ عطاء اللہ صاحب ان دنوں گورداسپور کے سٹیشن ماسٹر تھے۔ اور ان کے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے تعلقات تھے۔ میں غالباً ۱۹۱۳ء کا ذکر ہے۔ کہ رخصت لیکر گورداسپور والد صاحب کے پاس آیا۔ اسوقت میرا چھوٹا بھائی شیخ برکت اللہ پڑھتا تھا۔ اور ان ایام میں گورداسپور میں چودہری مولاداد صاحب احمدی ریلوے پولیس میں سب انسپکٹر تھے ان کی میرے والد صاحب کے پاس آمد و رفت تھی۔ جب چودہری صاحب موصوف کو میرا پتہ لگا۔ کہ رخصت پر آیا ہوں۔ تو وہ میرے اور میرے چھوٹے بھائی کے پاس تشریف لائے۔ اور کہا کہ میں تم کو ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ وہ یہ کہ جس مہدی کا دنیا کو انتظار تھا۔ وہ قادیان میں آگیا ہے۔ نیز وفات مسیح پر بھی چودہری صاحب موصوف نے گفتگو کی۔ ہم دونوں حیران تھے کہ کیا جواب دیں۔ آخر جب گفتگو کا سلسلہ ختم ہوا۔ تو میں نے اور میرے بھائی برکت اللہ نے کہا کہ ہم آپ کی باتوں کا کل جواب دیں گے۔ اور ہم نے دل میں سوچ لیا۔ کہ یہی باتیں مولوی محمد حسین کے پاس جو والد صاحب کے پاس آتے تھے بیان کر کے جو وہ کہیں گے جواب دیدیں گے۔ چنانچہ اگلے روز علی الصباح ہی جبکہ ہم دونوں چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ چودہری مولاداد صاحب عین پابندی سے تشریف لائے۔ میں نے دل میں سوچا کہ کیا جواب دیں گے۔ اتنے میں چودہری صاحب موصوف نے فرمایا کہ شیخ صاحب آپ نے اس بات کے متعلق کچھ سوچا ہے۔ میں نے جیسا کہ عام لوگوں سے سنا جواب دیا کہ دنیا میں کوئی کام بے مطلب نہیں ہوتا۔ اس لئے مرزا صاحب نے روپیہ جمع کرنے کے لئے اور جائداد پیدا کرنے کے لئے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ اس مطلب کو خوب حاصل کر رہے ہیں۔ اتنی بات سنکر چودہری صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ گورداسپور قادیان کا ضلع ہے۔ اور صیغہ مال کے جملہ کاغذات وہاں پر موجود ہیں۔ یہ کہہ کر چودہری صاحب نے کہا۔ کہ میں ابھی آتا ہوں۔ پھر ہم دونوں ضلع کی کچہری میں چلیں گے۔ چنانچہ چودہری صاحب جلدی ہی واپس ٹانگہ لیکر آگئے۔ اور مجھ کو اپنے ساتھ ٹانگہ میں بٹھا کر ضلع کے ریکارڈ آفس میں پہونچے۔ وہاں پر ان ایام میں ایک پنڈت صاحب جو پتلے دبلے تھے جنکا نام مجھ کو یاد نہیں۔ ریکارڈ کیپر تھے۔ پنڈت صاحب سے چودہری صاحب مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ کہ پنڈت جی ۱۸۸۲ء سے آج تک (۱۹۱۳ء) جس قدر جائداد کا داخل خارج مرزا غلام احمد (چودہری صاحب نے معلوم ہوتا ہے کہ ادب سے حضرت صاحب کا اس لئے نام نہیں لیا تھا۔ کہ بالکل اجنبیت اور مخالفت کے رنگ میں ریکارڈ کیپر سے دریافت کرنا چاہتے تھے) کے نام یا ان کی بیوی بچوں کے نام ہوا ہو۔ وہ تلاش کر کے نکالدیں۔ اور یہ کہا کہ ہر ایک ایسے اندراج پر دس روپے آپکی نذر کروں گا۔ چنانچہ یہ بات کہہ کر میرے روبرو چودہری مولاداد صاحب نے اپنی جیب سے پچاس روپے کے پانچ نوٹ نکالکر پنڈت صاحب کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد ریکارڈ کیپر نے کامل چار گھنٹے دفتر کے کاغذات کی تلاش میں صرف کئے۔ اور آخر میں یہ کہا کہ چودہری صاحب انجمن کے نام تو بعض جائدادوں کا داخل خارج پایا جاتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب ان کی بیوی یا بچوں کے نام کوئی اندراج نہیں ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جائداد جو مرزا صاحب کو ان کے والد صاحب کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی۔ اس میں سے بھی روپیہ میں سے بارہ آنے رہ گئے ہیں۔ اسپر چودہری صاحب نے ریکارڈ کیپر صاحب کا شکریہ کیئے کہا۔ کہ آپ نے چونکہ بڑی محنت کی ہے۔ اس لئے آپ دس روپے رکھ لیں اور باقی چالیس روپے مجھ کو واپس دے دیں چنانچہ پنڈت جی نے دس روپے رکھ لئے۔ اور چالیس روپے چودہری صاحب کو واپس دے دیئے۔

اس کے بعد ہم دونوں ریکارڈ آفس سے واپس گھر کو آگئے۔ اور راستہ میں چودھری صاحب نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آپ اب بتائیں کہ کیا آپ کے خیال میں مرزا صاحب (نعوذ باللہ) دنیادار عیاش جائداد پیدا کرنے والے ہیں؟ اس پر میں نے جواب دیا۔ کہ نہیں میں تو ان کو بزرگ خیال کرتا ہوں۔ پھر چودہری صاحب نے کہا۔ کہ پھر اس جائداد جدی کی کمی کی وجہ بیان کریں کیونکہ ہمارے نزدیک تو یہ سب کچھ دین پر صرف ہوا ہے۔ اسی ذکر میں ہم واپس سٹیشن گورداسپور پر جہاں میرے والد صاحب سٹیشن ماسٹر تھے پہونچ گئے۔ یہ پہلا نشان تھا۔ جو احمدیت کے متعلق میرے دل پر نقش ہوا پھر میں ملازمت پر حاضر ہو گیا۔ اور یہ معاملہ یہیں رہا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد میرا دل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف مائل ہوا۔

چنانچہ میں نے مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس قدر کتب بینی میں محو ہوا کہ ریل کے سفر میں بھی برابر یہ کام جاری رکھا۔ اور اس قدر محویت ہوتی تھی۔ کہ مجھکو سوائے مضمون کتاب کے اور کچھ پتہ نہ ہوتا تھا۔ کہ کہاں پر ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔

آخر میں چشمہ معرفت کا جب میں نے مطالعہ کیا۔ تو اس کے بعد میں نے پھر نماز جو وزیر آبادی مولوی صاحب کے نمونہ دیکھنے پر ترک کر دی تھی از سر نو شروع کر دی اور ایک سال بعد یعنی ۱۹۱۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے دست مبارک پر بیعت احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔

اس مقالہ سے جو میں نے خانصاحب نعمت اللہ خاں صاحب کے الفاظ میں لکھا ہے ناظرین دیکھیں گے کہ جو سعید فطرت رکھتے ہیں۔ ان کو کس طرح اللہ تعالٰے سلسلہ حقہ میں شامل ہونے کی توفیق دیتا ہے جیسا خانصاحب پر خدا تعالٰے نے فضل کیا۔

دوسرے چوہدری مولا داد صاحب کے دل میں جو تڑپ تبلیغ کی تھی وہ ہر احمدی کے لئے قابل رشک ہے اور درحقیقت اس کے بغیر کوئی دوسری راہ نہیں ہے۔ جس سے ہم اپنے اس فرض سے جو اللہ تعالٰے نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ عہدہ برآ ہو سکیں۔ میں نے یہ سنکر اللہ تعالٰے کے تصرفات کا عجیب نقشہ دیکھا۔ کہ پولیس کے محکمہ کا افسر ہونے کی حیثیت میں جو ہر وقت رُد بدنیا ہوتے ہیں کس طرح دیانتدار ایک غیر احمدی کے دو نوجوان بیٹوں کے سامنے (نوجوان کے دل کی لوح چونکہ صاف ہوتی ہے۔ اس لئے وہ حق کو جلد قبول کرنے کے قابل ہوتے ہیں) اللہ تعالٰے کے فرستادہ کی عظیم الشان خبر کو رکھنے کے درپے ہوتے ہیں۔ کہ اپنی دنیوی وجاہت کا کوئی خیال نہیں۔ نہ صرف زبانی بحث بلکہ یہاں تک دل میں جوش اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر اس قدر یقین کہ بلا تامل روپے جیب میں ڈال کر غیر احمدی نوجوان کو ریکارڈ کیپر کے پاس لیجایا جاتا ہے اور بے دھڑک ایک چیلنج کی طرح پچاس روپے پیشگی ریکارڈ کیپر کو دئے جاتے ہیں۔ تا کہ ردیوں کے شوق میں کماحقہ کوشش کر کے کوئی اندراج داخل خارج بحق حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت ام المومنین یا بنام صاحبزادگان ضرور نکالا جائے۔ یہ چوہدری صاحب کے اخلاص کا اثر تھا۔ جس نے نعمت اللہ خاں صاحب کے لوح دل پر کافی ضرب لگائی جو آخر نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔ گو خانصاحب کے والد بزرگوار کو تو یہ شرف حاصل نہ ہوا۔ لیکن خاں صاحب کی وجہ سے ان کے خاندان کے اچھے تعلیم یافتہ اور دنیوی وجاہت رکھنے والے دس بارہ افراد احمدیت میں داخل ہیں۔ الحمد للہ۔

تیسری بات جو اس گفتگو میں نظر آتی ہے۔ وہ یہ کہ انبیاء کے وجود پر جو ابتداء آفرینش سے لوگ اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لوگوں نے کئے۔ جو آخر قطعاً بے سروپا اور صریح غلط ثابت ہوئے۔ ان باتوں سے اہل دل یقیناً فائدہ اٹھاتے ہیں:۔

خاکسار۔ عبد المجید خان آف کپورتھلہ

احمدیہ انجمنوں کے جدید عہدیداروں کی منظوری

فتح پور ضلع گجرات

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	سید محمد شاہ صاحب
وائس ”	میاں محمد عالم صاحب
سکرٹری تبلیغ	” ” ”
” تعلیم و تربیت	سید محمد شاہ صاحب
” وصایا	” ” ”
” مال	ماسٹر سراج الدین صاحب
” امور عامہ	چوہدری فیض احمد صاحب
” تحریک جدید	میاں محمد عالم صاحب
امام الصلوٰۃ	سید محمد شاہ صاحب
نائب امام الصلوٰۃ	میاں محمد عالم صاحب

کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور

عہدہ	نام
سکرٹری تبلیغ	ماسٹر عطاء اللہ خانصاحب
” مال	چوہدری دولت خانصاحب
” تعلیم و تربیت	چوہدری محمد علی خانصاحب
” وصایا	چوہدری عبد اللہ خانصاحب
” امور عامہ	چوہدری عبد الرحیم خانصاحب

(ناظر اعلیٰ)

مولوی محمد عبد اللہ صاحب غیر مبایع کے عقائد اور مولوی محمد علی صاحب

اخبار صداقت سرینگر مجریہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب (غیر مبایع) وکیل سرینگر نے اعلان کیا تھا۔ کہ:۔

”میں چاہتا ہوں کہ نہ کوئی احمدی ہو۔ نہ غیر احمدی۔ نہ شیعہ۔ نہ سنی بلکہ ہمارا دین واحد ہو“

اس وقت ہم نے اس کی یہ تعبیر کی تھی کہ یہ سب کچھ سیاسی نقطۂ نگاہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ تا کہ سیاسی امور میں مذہب کی آڑ لے کر قومی کام کو نقصان نہ پہنچایا جایا کرے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارا یہ اندازہ حقیقت سے کوسوں دُور نکلا۔ اب کے تو مولوی صاحب نے صفائی کے ساتھ اپنی اندرونی کیفیت طشت از بام کر دی ہے۔ اور غیر مبایعین میں داخل رہ کر جو کچھ ترقی روحانیت میں انہوں نے کی ہے۔ وہ ظاہر کر دی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

”یہ درست ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں میں نے جناب مرزا صاحب کی شان میں مدحیہ قصائد لکھے ہیں۔ جن میں الفاظ مرسل یزدانی وغیرہ موجود ہیں۔ لیکن طالب علمی کے زمانہ کی باتیں اس وقت کارآمد نہیں۔ سچی بات یہ ہے۔ کہ دلائل اور حقائق کی روشنی میں خدا تعالٰے نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا جیسا کہ قادیانیوں کا مذہب ہے۔ کہ خدا تعالٰے نے مرزا صاحب کو بھی پہلے عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا۔ یہ رویہ ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ جب سچائی کھل جائے تو اس کو مان لینا چاہیئے۔

بالآخر جو بات قادیانی اخبار (اصلاح سرینگر) نے میری نسبت لکھی ہے وہ بالکل درست ہے۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ کوئی شخص میرے عقائد یا خیالات کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب نہ کرے۔ کیونکہ میرا عقیدہ جماعت بندی پر مبنی نہیں ..... میرا تعلق کسی (..... والے الفاظ صاف پڑھے نہیں گئے۔ ناقل) جماعت کے ساتھ مقلدانہ نہیں اور نہ میں کولھو کا بیل بننا چاہتا ہوں۔ میں علی وجہ البصیرۃ مسلمان ہوں۔ اور فرقہ بندی سے بیزار ہوں۔ مجھے اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ کوئی فرقہ مجھے اپنی جماعت کا فرد خیال کرے“

”میں ہر ایک مسلمان کے اقتداء میں نماز پڑھنا جائز سمجھتا ہوں۔ خواہ وہ مجھے غلطی سے مرزائی جان کر کافر قرار دیتا ہو جیسا کہ میں نے مولوی یوسف شاہ جیسے شدید مکفر کے اقتداء میں نمازیں پڑھیں اور اب بھی تیار ہوں“

(اخبار البرق سرینگر (کشمیر) ۹ جون ۱۹۳۸ء)

گویا معاملہ صاف ہو گیا۔ اس پر مولوی مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لاہور کو مبارک ہو کہ ان کے ایک دیرینہ پُرجوش ہم عقیدہ نے آج اپنی روحانیت کا نقشہ پیش کر دیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کوئی غیر احمدی انہیں اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے دے۔ اپنی اقتداء میں غیر احمدیوں کو نماز پڑھانے کا انہیں کبھی شوق و ذوق پیدا نہیں ہوا۔ اور آپ تو مکفر کی اقتداء میں بھی نماز پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ بجالیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکفر۔ متردد۔ مکذب کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور قطعی حرام فرمایا ہے۔ چنانچہ اربعین ۳ کے ص۳۴ میں لکھا ہے:۔

”تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ جون لغایت ۲۰ جولائی کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۸ جولائی سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوگی۔ تو ۹ جولائی کو ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ انہیں وصول فرمالیں۔ اور واپس کر کے سلسلہ کے آرگن کو نقصان نہ پہنچائیں۔ بعض احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت دفتر کو وی پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں اپنے نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے اور بعض غفلت سے نام نہیں پڑھتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وی پی ان کے نام بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ کسی عذر کے ماتحت واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پرزور گزارش ہے۔ کہ وہ ۸ جولائی ۱۹۳۶ء سے قبل یا تو قیمت ارسال کر دیں۔ یا کم سے کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیج دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے نام وی پی کر دیئے جائیں گے اور پھر انہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وی پی کرنے کے متعلق ان کی کوئی شکایت بجا نہ ہوگی۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام
۹۷	حاجی عبدالعظیم صاحب
۱۶۱	پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۶	مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب
۲۱۴	محمد احسان الحق صاحب
۲۷۵	حاجی غلام احمد صاحب
۳۶۲	بابو عبدالغفور صاحب
۷۰۴	مولا بخش صاحب
۸۱۷	بابو فخرالاسلام صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان علی صاحب
۱۷۱۷	چوہدری بشارت علی خان صاحب
۱۷۲۲	عبدالمالک صاحب
۱۸۳۸	منشی ملبنہ خان صاحب
۱۸۹۲	محمد حسین صاحب
۲۱۸۵	صاحبزادہ عبداللطیف صاحب
۲۲۰۵	چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۸۲	ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۳۷۶	عبدالرشید صاحب
۲۷۸۸	چوہدری فضل احمد صاحب
۳۱۵۸	شیخ عبدالمالک صاحب
۳۷۷۹	بابو محمد امین صاحب
۳۸۲۲	رفیع الدین صاحب
۳۹۹۳	محمد ابراہیم صاحب
۴۱۷۴	محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۹۳	ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
۴۳۳۱	سوبہر خان صاحب
۴۴۱۶	محمد حسین صاحب
۴۶۶۹	سید غلام رسول صاحب
۴۷۹۱	رسالدار محمد یعقوب صاحب
۴۸۰۰	ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
۴۸۸۵	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۳۱	چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۵۳	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۵۴۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۷۱	چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۶۲۵	مسٹر محمد عمر خان صاحب
۵۸۴۹	چوہدری علی بخش صاحب
۶۱۲۲	عبدالرشید خان صاحب
۶۱۸۶	بیگم حمید احمد خان صاحب
۶۲۰۶	بیگم نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۲۱	بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۹۸	سیٹھ ابراہیم یوسف صاحب
۶۴۷۲	اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۲	محمد خان صاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۷۳۶	خدا بخش صاحب
۶۹۳۲	میر عبدالرحمن صاحب
۶۹۶۱	بشارت احمد صاحب
۷۱۵۴	خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۲۲۲	سید موسیٰ رضا
۷۲۳۳	نور احمد صاحب
۷۲۹۷	آئی۔ ایم خان صاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۵۸۹	خانبہادر رحمت اللہ صاحب
۷۵۵۰	خواجہ عبدالجبار صاحب
۷۶۶۸	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۶۸۶	سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۲۰	پیر عبدالعلی صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد خان صاحب
۸۱۵۰	منشی غلام محمد صاحب
۸۲۶۱	میاں مدد علی صاحب
۸۳۱۱	محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰	عبدالرزاق صاحب
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۵۰۹	محمد اکمل صاحب
۸۶۷۴	سید محمود شاہ صاحب
۸۸۸۱	چوہدری غلام محمد صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب
۹۱۷۱	ایم آئی ایس عبدالقادر صاحب
۹۲۳۳	حکیم عبدالرحمن صاحب
۹۲۴۰	سید محمد زمان شاہ صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۳۵۱	شکر الٰہی صاحب
۹۵۱۳	چوہدری غلام حسین صاحب
۹۵۳۴	راجہ محمد نواز خان صاحب
۹۶۱۵	ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۶۹	اللہ رکھا صاحب
۹۷۳۵	شیخ فضل حق صاحب
۹۸۶۱	سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۷	چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۷۶	عبداللطیف صاحب
۱۰۰۳۷	چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۰۷۵	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
۱۰۰۹۷	پیر محمد زمان صاحب
۱۰۱۰۷	ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵	چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۰۱۳۱	محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۶۲	عبدالکریم صاحب
۱۰۱۸۴	چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۲۴۹	ایم یعقوب خان صاحب
۱۰۳۳۹	لفٹننٹ غلام احمد صاحب
۱۰۳۷۰	صالح محمد صاحب
۱۰۴۶۲	لفٹننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۵۳۸	ڈاکٹر عبدالحق صاحب
۱۰۵۶۹	بشیر احمد صاحب
۱۰۵۸۴	احمد مختار صاحب
۱۰۵۹۱	ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۱۳	مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۴۴	قاضی ظہوراللہ صاحب
۱۰۸۰۳	چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴	احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۸۸	بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷	سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۸۰	عبدالمجید صاحب
۱۰۹۸۶	امیر علی خان صاحب
۱۱۰۷۱	چوہدری مولا بخش صاحب
۱۱۱۲۸	" نعمت علی صاحب
۱۱۱۶۰	محمد احمد صاحب
۱۱۱۷۴	مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۸۸	مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۹۳	چوہدری محمد علی صاحب
۱۱۲۹۴	ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۱۶	منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۲۱	محمد علی صاحب
۱۱۳۵۴	ملک برکت علی صاحب
۱۱۵۰۵	چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۰۸	مس اے جی صاحب
۱۱۵۱۲	حاجی علی محمد صاحب
۱۱۶۱۹	منشی فیروزالدین صاحب
۱۱۶۲۴	عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۳۹	ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل خان صاحب
۱۱۶۴۱	دلبر حسین صاحب
۱۱۶۴۲	چوہدری غلام رسول صاحب
۱۱۶۶۳	سید محمد شفیع صاحب
۱۱۶۶۶	ڈاکٹر ایم اے غفور صاحب
۱۱۶۸۲	مولوی عبدالماجد صاحب
۱۱۶۹۶	ہری مسجد احمدیہ
۱۱۷۰۴	میاں اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۴۶	بابو فضل الدین صاحب
۱۱۷۸۰	ابوالبشیر محمد رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۳	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۲۲	چوہدری محمد الدین صاحب
۱۱۸۶۱	" بشیر احمد صاحب
۱۱۸۸۸	ڈائرکٹر انفارمیشن
۱۱۹۰۵	اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۷	جمعدار نور محمد صاحب
۱۲۰۲۱	مولوی عبدالقادر صاحب
۱۲۰۳۴	بابو رشید احمد صاحب

۱۲۰۴۴ - شاہ دین صاحب
۱۲۰۶۰ - محمد اسحاق صاحب
۱۲۰۶۲ - محمد سلطان احمد صاحب
۱۲۰۷۲ - اے ایس راکنفر
۱۲۰۸۰ - عزیز حسین صاحب

۱۲۰۹۹ - سید عبدالمنعم صاحب
۱۲۱۶۲ - مالک رام صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۷۳ - عبدالہادی صاحب
۱۲۲۷۹ - شیخ محمد اکبر صاحب

۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتا صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب شاہ صاحب
۱۲۳۰۸ - چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۱۳ - سید سردار احمد شاہ صاحب
۱۲۳۳۰ - سید عبدالرشید صاحب

۱۲۳۳۴ - پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۰ - عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۳۸۶ - میاں عبدالعزیز صاحب

۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۵۴۴ - عزیز محمد صاحب
۱۲۵۸۵ - شاہ صاحب
۱۲۵۸۸ - عبدالحکیم صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب

۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۱۲ - چوہدری محمد نذیر صاحب
۱۲۶۱۵ - حکیم نگ - بشیر احمد صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳۰ر جون۔ آج سرحد کے شامی پیر نے داناکے مقام پر اپنے آپ کو برطانوی حکام کے حوالہ کر دیا۔ گرفتاری کے بعد اسے ہوائی جہاز پر دہلی لے جایا گیا۔ جہاں سے اسے بذریعہ ہوائی جہاز ہی اس کے وطن شام پہنچا دیا جائے گا۔ اس کی انگیخت پر جو قبائلی لشکر افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوا تھا۔ وہ منتشر ہو گیا ہے۔

شملہ ۳۰ر جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ادارہ کے رکن مسٹر نور احمد صاحب بی اے کو محکمہ اطلاعات پنجاب کا ڈائرکٹر مقرر کر دیا ہے اس آسامی کے لئے مقابلہ کا امتحان ہوا تھا

پشاور ۳۰ر جون۔ حکومت سرحد نے ضابطہ فوجداری کے ماتحت صوبہ کے وزراء کو ذاتی طور پر عدالتوں میں پیش ہونے سے مستثنیٰ قرار دیدیا ہے۔

شملہ ۳۰ر جون۔ امرتسر ٹیکسٹائل ملز کی ہڑتال کے دوران میں گرفتار شدہ ۲۰۰ سو اٹھارہ قیدیوں کو پنجاب گورنمنٹ نے رہا کر دینے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔

چٹاگانگ ۳۰ر جون۔ ۱۹۲۳ء سے اس ضلع کے بھدرلوک ہندو نوجوانوں کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ ہر وقت اپنے پاس شناختی کارڈ رکھا کریں۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حکم کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا ہے اسلحہ اور گولی بارود وغیرہ کی خرید و فروخت پر جو خاص پابندیاں عائد تھیں۔ وہ بھی منسوخ کر دی گئی ہیں۔

شملہ ۳۰ر جون۔ قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کی سیلیکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے۔ اس پر اسمبلی میں ۵ر جولائی کو بحث ہو گی۔ کمیٹی کے کانگرسی اور ہندو ممبروں نے اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔ اور اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس بل کا مقصد بڑے بڑے زمینداروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ ایک ممبر نے تجویز کی ہے۔ کہ اس قانون کو زراعت پیشہ ساہوکاروں پر بھی حاوی ہونا چاہیئے تا ان کے پاس کسانوں کی جو زمینیں رہن ہیں۔ وہ بھی واگذار ہو سکیں۔

لکھنؤ ۳۰ر جون۔ آج سے سترہ سال قبل بنارس میونسپلٹی کے سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کو حکومت نے تحریک عدم تعاون میں حصہ لینے کے جرم میں موقوف کر دیا تھا۔ لیکن اب کانگرسی حکومت نے اسے بحال کر دیا ہے۔

وی آنا ۲۹ر جون۔ نازی حکومت نے آسٹریا کے ۲۶۷ یہودی وکلاء کو جن میں بعض نہایت اعلےٰ قانونی قابلیت رکھتے ہیں۔ پریکٹس کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ نیز حکومت نے آسٹریا کی تمام بڑی بڑی صنعتوں پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۲۹ر جون۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ لیگ آف نیشنز کی ۵۲ ممبر حکومتوں میں سے ۲۸ نے ایسا قدم اٹھایا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ حبشہ پر اطالیہ کے قبضہ کو تسلیم کرتی ہیں۔

ٹوکیو ۲۹ر جون۔ ٹوکیو اور یوکوہاما کے علاقوں میں بارش کے ساتھ ایک ایسا زبردست طوفان آیا۔ کہ جس سے ایک لاکھ ۲۰ ہزار مکان منہدم ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر جولائی۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ جنرل فرینکو کی کارروائیوں میں اطالوی حکومت کا کوئی دخل نہیں۔ ہاں حکومت اطالیہ اس بات کیلئے تیار ہے کہ جنرل فرینکو پر زور دے۔ کہ برطانی جہازوں پر بمباری نہ کی جائے۔ جنرل فرینکو نے بھی یقین دلایا ہے۔ کہ آئندہ برطانی جہازوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔

کلکتہ ۳۰ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی وزارت نے تین درجن پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن میں سے وزیراعظم کے سات۔ وزیر خزانہ کے پانچ اور باقی وزراء کے تین تین ہونگے۔ ہر ایک کو پانسو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اپنی پارٹی کو تقویت دینے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

امرتسر ۳۰ر جون مقدمہ فتح وال کے ۱۴ ملزموں نے پولیس کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

روم ۲۹ر جون۔ عدیس آبابا کے گورنر نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ اطالوی اور دیگر یورپین لوگوں کو ان ہوٹلوں میں جانے کی اجازت نہیں۔ جن میں حبشی لوگ جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر جون۔ آج دارالعوام میں وزیراعظم نے اعلان کیا۔ کہ ہم اس بات کو واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہاؤس آف کامنز کا کوئی ممبر ان معاملات کے متعلق جن کا تعلق پارلیمنٹ سے ہے۔ پارلیمنٹ کے علاوہ کسی دوسری عدالت کے سامنے جوابدہ نہیں ہو سکتا

ناگپور ۲۹ر جون۔ وزارت سی پی میں ایک مسلم وزیر کے لئے جانے کا سوال زیر غور ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد کانگرس ورکنگ کمیٹی میں اسے پیش کریں گے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے مسٹر شریف کو ہی دوبارہ لے لیا جائے۔

کراچی ۳۰ر جون۔ حیدرآباد میں ایک سادھو کی تعلیم کے زیر اثر بہت سی عورتوں نے تجرد کی زندگی بسر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اور اپنے خاوندوں سے کہا ہے کہ دوسری شادی کر لیں۔ اس سوسائٹی کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن ہو رہی ہے اور اسکے دفتر پر پولیس

پونا ۲۹ر جون۔ دیاپور جیل جو سول نافرمانی کے ایام میں بنایا گیا تھا بمبئی گورنمنٹ نے اسے بند کر کے زمین کسانوں کے حوالے کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۳۰ر جون۔ ایک سیٹھ منگل لال نے حکومت کو آٹھ لاکھ روپیہ دیا ہے تاکہ اس سے ایسی انسٹی ٹیوشن قائم کی جائے۔ جس میں سنسکرت۔ ہندی اور گجراتی کے مطالعہ کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ نیز ریسرچ کا انتظام بھی ہو۔

شملہ ۳۰ر جون۔ افغان گورنمنٹ انتظام کر رہی ہے کہ اس ملک کی خبریں ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوا کریں۔ اور وہ تین ماہ تک وہ بعض چیدہ اخبارات کو خبریں بھجوانا شروع کر دیگی۔

حیفا ۳۰ر جون۔ تل الکرم کے قریب دو عرب آبادیوں پر پولیس نے چھاپہ مارا اور اسلحہ کی بھاری تعداد پر قبضہ کر لیا جب فوجیں ان عربوں کو گرفتار کر کے لا رہی تھیں تو عرب خواتین نے فوجیوں پر بم پھینکے۔ جس سے فوج کا بھاری نقصان جان ہوا۔ اس پر کمانڈر کے حکم کے ماتحت ان دیہات کو توپ کے گولوں سے پیوند زمین کر دیا گیا سینکڑوں جانیں ضائع ہوئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمانہ کی وصولی کے لئے فوج نے عورتوں کے زیورات زبردستی اتار لئے اس علاقہ میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے اور جس عرب پر مخالف ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی